رجوع الی القرآن والسنۃ کی تحریکات-پاکستان کے اہم اداروں کا تعارف واثرات

ڈاکٹر محمد علی*
ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ**

Sub continent has a history of foreign political domince, which results in noticeable effect on other fields of life. The most startling of them is its impact on religious aspects of this area. Shah Walliullah (ra) embarked upon a new trend in the academic milieu of muslims of sub continent. There are certain individual efforts as well as institutional accomplishments. Maulana Ghulam ullah, Dr. Israr Ahmad and Maulana Hussain Ahmad spent their life in service to propagation of Quranic learning and teaching individually. Some of prominent institutions are: Shariah Academy & Dawah Academy of IIUI. Among other institutions are tablighi Jamat, Tanzem-e-Islami Quran Academy, Aao Quran Movement, Quran Institute, Fahm-e-Quran Institute are most remarkable institutions which are contributing in highlighting Quran and Sunnah teaching in our society.

قیام پاکستان کا مقصد کلمہ لا الہ الا اللہ کا عملاً نفاذ تھا مگر بدقسمتی سے تاحال عملاً نفاذ اسلام نہیں ہو سکا البتہ قرارداد مقاصد اور تمام آئین پاکستان میں اسلامی دفعات کا شامل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا رابطہ کسی نہ کسی طرح اس کلمہ توحید اور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جڑا ہوا ہے۔ افسوس ناک معاملہ یہ ہے کہ ہمارے جدید تعلیم یافتہ افراد جو کہ ارباب حل وعقد ہیں وہ اسی نظام تعلیم کے پروردہ ہیں جو لارڈ میکالے کا نظام تعلیم ہے اس کا مقصد ہی ہندوستانی نسل سے ذہن وعمل کے اعتبار سے انگریز افراد بنانا تھا۔ لہٰذا یہی مرعوبیت ومغرب پسندی پاکستان کے قیام کے بعد نفاذ اسلام کی کوششوں میں حائل ہوتی رہی ہے اور اگر کوئی نفاذ اسلام کی کوششیں عملاً کی گئیں ہیں تو یہی سیکولر طبقہ آڑے آتا رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت محسوس کی گئی کہ ان جدید تعلیم یافتہ افراد کی اسلامی تعلیم وتربیت کے لیے ایسے ادارے قائم کیے جائیں جن سے ان افراد کی ذہن سازی ہو اور اسلامی شریعت ودعوت کے اصول ومبادیات سے واقفیت حاصل ہو۔ یہ اس لیے بھی ناگزیر تھا کہ اگر ہم اسلامی اصول وقوانین کے تحت اپنی زندگیاں گزارنا چاہتے ہیں تو اس سلسلے میں عملاً کوششیں کرنی چاہئیں

* چیئرمین/ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج برائے گلبرگ، لاہور۔
** چیئرمین/اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ اسلامی فکر وتہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ وٹیکنالوجی، لاہور۔

تا کہ جو مغربی الحادی نظریات ہماری قوم کی نگل رہے ہیں ان سے بچاؤ کے لیے تدابیر کر سکیں۔ اس سلسلے میں بطور خاص شریعہ اکیڈمی اسلام آباد اور دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد قابل ذکر ہیں کیونکہ ان دونوں اداروں کے قیام کا مقصد و محرک یہی تھا کہ مسلمانوں کو شریعت اسلامیہ کے اصولوں سے واقفیت دی جا سکے اور انہیں اسلام کا داعی بنا کر اس فریضہ نبوت کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا جا سکے جو خیر امت ہونے کے لحاظ سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ ذیل میں ان دونوں اداروں کا مختصر تعارف دیا جاتا ہے۔

شریعہ اکیڈمی تعارف واغراض ومقاصد

اسلامی قانونی کی تربیت کے لیے جو اولین ادارہ پاکستان میں قائم کیا گیا وہ شریعہ اکیڈمی ہے۔ یہ بین الاقوامی یونیورسٹی کے ماتحت ایک ادارہ ہے۔"1 نومبر 1981ء میں اس کے قیام کے بارے میں عملی قدم اٹھایا گیا اور اس طرح 1985ء میں اس کو با قاعدہ طور پر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا ادارہ تسلیم کیا گیا اور اس کے نام کا بھی اعلان کیا گیا اور اس کا نام شریعہ اکیڈمی رکھا گیا۔"شریعہ اکیڈمی کے قیام کے لیے جو اغراض و مقاصد سامنے رکھے گئے ان کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

- ☆ ملازمت سے پہلے اور دوران ملازمت لوگوں کو شرعی تربیت دینے کا انتظام کرنا اس مقصد کے حصول کے لیے سیمینار مجلس مذاکرہ اور ورکشاپ کا انعقاد کرنا۔
- ☆ شریعہ اکیڈمی نے تربیت کے لیے با قاعدہ طریقے وضع کیے ہیں ان طریقوں کو ترقی دی جائے اور اعلیٰ اسلامی تعلیم اور ملحقہ ضوابط کی تحقیق کرنا بھی ان کے مقاصد میں شامل ہے۔
- ☆ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے کورس بذریعہ خط و کتابت دور دراز علاقوں کی سہولت کے لیے انتظام کرے تا کہ جو لوگ گھروں سے نکل کر تعلیم حاصل نہیں کیا کر سکتے ہیں ان کو تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہو سکے۔
- ☆ اسلامی قوانین اور قانون فقہ سے آگاہی کی کوشش کرنا۔
- ☆ کتابیں، تحقیقی مقالہ جات، رپورٹس، اخبار، رسالے اور دوسرا مواد جو موجود ہے شائع کرنا تا کہ مسلمانوں میں اور عام لوگوں میں اسلامی آگاہی پیدا ہو سکے۔
- ☆ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے تمام ضروری طریقے اختیار کرنا۔

شریعہ اکیڈمی نے تین بڑے شعبوں میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں:

شریعہ اکیڈمی کی عملی خدمات

شریعہ اکیڈمی کی علمی خدمات کے علاوہ عملی خدمات بھی ہیں تاکہ افراد کی تربیت کی جا سکے۔ ان تربیتی پروگرامز کو ''قومی تربیتی پروگرام'' کہا جاتا ہے۔ قومی تربیتی پروگرام چار اقسام پر مشتمل ہے:

1۔ باقاعدہ شریعہ کورسز
2۔ جونیئر وکلاء کے کورسز
3۔ پولیس ٹریننگ کورس
4۔ سیمینار

ان تمام کورسز کے ذریعے ججز، وکلاء اور پولیس کو ٹریننگ دی جاتی ہے اور اسلامی قانون کی امتیازی خصوصیات، اس کے نفاذ کی صورتیں اور عصری مسائل کے حوالے سے تمام مسائل کے اسلامی حل کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ دورِ حاضر میں شریعہ اکیڈمی نے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی اسلامی تربیت کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

دعوۃ اکیڈمی تعارف:

بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد کے زیرِ اہتمام 1985ء میں دعوۃ اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا۔ دعوۃ اکیڈمی نے رائج الوقت دعوت وتبلیغ کی افراط وتفریط سے بالاتر ہوکر حکمِ قرآن "ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة"[1]

کے تحت دعوت وتبلیغ کے کام کو محسنِ انسانیت آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق شروع کیا اور آج الحمدللہ دنیا بھر میں جہاں جہاں مسلمان موجود ہیں۔ دعوت وتبلیغ کا کام کسی نہ کسی صورت میں جاری ہے۔

اغراض ومقاصد:

1۔ ''دعوت وتبلیغ کے میدان میں تعلیمی وتربیتی اور تحقیقی پروگراموں کی منصوبہ بندی کرنا اور انہیں فروغ دینا۔
2۔ مساجد کے آئمہ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے تربیتی پروگرام تیار کرنا۔

3۔ دعوت وتبلیغ اور تربیت آئمہ کے پروگرام کا لائحہ عمل اور طریقہ کار وضع کرنا۔

4۔ دعوتی میدان میں اسلامی لٹریچر کی تیاری اور اس کو پھیلانے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کرنا۔

5۔ دعوتی نقطہ نظر سے سمعی وبصری پروگرام تیار کرنا۔

6۔ ملک کی اندر اور باہر دعوت اسلامی کے مقاصد رکھنے والے دیگر اداروں کے ساتھ تعاون اور رابطہ۔

7۔ خط وکتابت کے ذریعے عوام الناس تک دین کی دعوت پہنچانا۔

8۔ دعوت وتبلیغ کا ایک بین الاقوامی معلوماتی دفتر قائم کرنا۔

9۔ اکیڈمی کے مقاصد کی تکمیل کے لیے دعوتی کتب، رپورٹوں، تعلیمی جائزوں اور دیگر ایسے مواد کی اشاعت کا اہتمام کرنا جو دعوتی کام میں ممد ومعاون ہو۔

10۔ اکیڈمی کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے علاقائی مراکز قائم کرنا۔

دعوتی پروگراموں کی تفصیل

دعوۃ اکیڈمی کے تحت مختلف پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ملکی پروگرام

☆ تربیت آئمہ کورس

☆ فوجی افسروں کے لیے تربیتی پروگرام

☆ نوجوانوں کے لیے تربیتی پروگرام

☆ اسلامی خط وکتاب کورس

☆ اسلامی تربیتی کورس برائے کیمونٹی لیڈر

2۔ بین الاقوامی پروگرام

☆ بین الاقوامی لیڈرشپ تربیتی پروگرام

☆ بین الاقوامی کورس برائے نومسلم

☆ بین الاقوامی تربیتی پروگرام برائے آئمہ

☆ علاقائی اسلامی لیڈرشپ تربیتی کیمپ

☆ بین الاقوامی اسلامی خط وکتابت کورس

3۔ دعوۃ اکیڈمی کی متفرق سرگرمیاں

ان تمام تربیتی کورسز کے مقاصد درج ذیل ہیں:

☆ دورِ حاضر میں اسلام کے بنیادی ارکان کی اہمیت سے شرکاء کورس کو آگاہ کرنا اور اسلامی تعلیمات کی لگن پیدا کرنا۔

☆ شرکائے کورس کو اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے میں مدد دینا۔

☆ اسلام کے مختلف پہلوؤں پر معلومات بہم پہنچانا، خاص طور پر جہاد کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرنا۔

☆ دورِ حاضر کے مختلف مسائل کا مطالعہ اور ان کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل تجویز کرنا۔

☆ شرکاء کورس کے لیے دوران پروگرام ایسا ماحول فراہم کرنا جس میں رہ کر ان کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

ان مقاصد کے پیش نظر دعوۃ اکیڈمی نے قرآن و حدیث، فقہ اسلامی، تاریخ اسلام، تقابل ادیان، مغربی تہذیب کی یلغار اور دورِ حاضر میں مسلم معاشرے کے قیام کے امکانات کے حوالے سے لیکچرز کا اہتمام کیا ہے۔

قرآن مجید بلاشبہ کتاب ہدایت ہے، اس لیے قرآن مجید سے متعلقہ مضامین پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے۔ قرآن کے عالمی تہذیبی اثرات، قرآن اور سائنس، قرآن ایک معجزہ، قرآن کی تفسیر کے اصول و قواعد، جدید اُردو تفاسیر، قرآن کا تعارف، قرآن اور مستشرقین اور قرآن مجید کی جدید دور میں اہمیت جیسے موضوعات پر لیکچرز کی سیریز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیرت صحابہؓ پر بھی لیکچرز دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ورکشاپس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں مختلف دینی مسائل اور موضوعات پر سیر حاصل بحث کے بعد نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

دعوۃ اکیڈمی کے تحت ہونے والے تربیتی کورسز کا بنیادی مقصد اسلامی تشخص کو ابھارنا، مکمل تربیت پیدا کرنا اور انہیں اس بات کا شعور فراہم کرنا کہ اسلام سے کس طرح بہترین رابطہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ یہ تربیتی کورسز لیکچرز، ورکشاپس، سیمینارز اور تعلیمی دورے شامل ہیں۔ ان پروگرامز کے ذریعے ڈاکٹرز، وکلاء اور بہت سے ماہرین علم نے تربیت حاصل کی۔ ملکی سطح کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر دعوۃ اکیڈمی بہت سی دعوتی خدمات انجام دے رہی ہے اور اس میں نومسلم افراد کی تربیت سازی اور دعوتی امکانات کے حوالے سے عصری تہذیبی مسائل کے حل کے لیے بھی کاوشیں کی جاتی ہیں۔

قومی و بین الاقوامی دونوں سطح پر اسلامی نظریہ حیات کے فروغ اور اسلامی اقدار و شعائر کے تحفظ میں بلا

شبہ دعوۃ اکیڈمی نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ گویا تہذیبی و نظریاتی طور پر آج اہلیان پاکستان کو جو مسائل درپیش ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونے کا واحد حل اسلامی نظریہ حیات کا تحفظ اور اس کا عملاً نفاذ ہے اور پاکستان کے باشندوں کو ان الحادی تہذیبی مسائل سے بطریق احسن نبرد آزما ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں اسلامی تربیت فراہم کی جائے اور بلاشبہ یہ فریضہ باکمال انداز میں دعوۃ اکیڈمی نے انجام دیا ہے۔

رجوع الی القرآن والسنۃ تحریکات و جماعتیں

عصر حاضر میں جہاں ہر طرف امت مسلمہ کو بہت سے فکر و تہذیبی مسائل کا سامنا ہے وہاں بہت سی تبلیغی و اصلاحی تحریکات و جماعتیں اسلامی عقائد و نظریہ حیات کی آبیاری اور تحفظ کے لیے بھی کام کر رہی ہیں تا کہ پاکستان میں تحریک استشراق کے تحت پیدا ہونے والے اثرات سے خود کو محفوظ رکھا جا سکے اور ان کی بیخ کنی کی جا سکے اور ان مصادر اصلیہ کی طرف رجوع کیا جا سکے جو امت مسلمہ کی امتیازی شان اور سرمایہ افتخار ہیں یعنی قرآن وسنۃ، کیونکہ مستشرقین کا صرف مقصد ہی یہی ہے کہ ان دونوں مصادر کے بارے میں مسلمانوں کو متشکک الذہن بنا کر ان کی بنیادوں کے بارے میں متزلزل عقائد کر دیا جائے تا کہ ان کا کام ''فروغ عیسائیت'' آسان ہو جائے۔ پاکستان میں ان الحادی نظریات کی تردید میں ''رجوع الی القرآن والسنۃ'' تحریکات نے کافی خدمات انجام دی ہیں تا کہ امت مسلمہ ان مصادر اصلیہ سے مستحکم انداز میں جڑی رہے کیونکہ یہی امت مسلمہ کی بقا کے ضامن ہیں۔ ذیل میں ان تحریکات کا تعارف و خدمات کا مختصراً جائزہ لیا جاتا ہے۔

تبلیغی جماعت

یہ جماعت جس نے برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر جنم لیا اور جس کا مقصد مشرکانہ عقائد و اعمال اور ملحدانہ رسوم و عادات سے آشنا مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کرنا تھا اور انہیں خالص توحید کا درس دینا اور قرآن وسنت کے ساتھ ان کے اسی ٹوٹے ہوئے رابطے کو استوار کرنا تھا جو مسلمان ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہوئے توڑ چکے تھے۔ اس جماعت کے ابتدائی دور میں جس طرح نہایت قلیل عرصہ میں مولانا محمد الیاسؒ کی کاوشوں سے پورے علاقے میں دین کی رغبت پیدا ہوگئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

مقصد جماعت

مولانا کو اس بات کا پوری شدت سی احساس تھا کہ سب سے مقدم اور ضروری کام حق کی تبلیغ اور

مسلمانوں ہونے کا احساس پیدا کرنا ہے اور یہ کہ دین سیکھے بغیر نہیں آتا اور دنیاوی ہنروں سے زیادہ اس کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ احساس اور طلب اگر پیدا ہوگئی تو باقی مراحل ومنازل خود طے ہو جائینگے۔ اس وقت کے مسلمانوں کا عمومی مرض بے حسی اور بے طلبی ہے، لوگوں نے غلط فہمی سے سمجھ لیا ہے کہ ایمان تو موجود ہی ہے اس لیے ایمان کے بعد جن چیزوں کا درجہ ہے ان میں مشغول ہو گئے حالانکہ سرے سے ایمان پیدا کرنے ہی کی ضرورت باقی ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مقابلے میں تعلیم وتبلیغ وارشاد واصلاح میں ایک عظیم تغیر یہ ہوا کہ ان کا دائرہ طالبین کے لیے محدود ہو کر رہ گیا، اہل طلب کے لیے تعلیم واصلاح وہدایت وارشاد کا پورا انظام اور اہتمام تھا لیکن جن کو اپنے مرض کا احساس ہی سرے سے نہیں اور جو طلب سے خالی ہیں ان کی طرف سے توجہ بالکل ہٹ گئی حالانکہ ان میں طلب کی تبلیغ کی ضرورت تھی۔ انبیاءؑ کی بعثت کے وقت سارا عالم مستغنی اور سود وزیاں سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ یہ حضرات انہی میں طالب علم پیدا کرتے ہیں اور کام کے آدمی حاصل کر لیتے ہیں۔ بے طلبوں اور بے حسوں میں طلب واحساس پیدا کرنا ہی اصل تبلیغ ہے۔ [۲]

مولانا کے نزدیک اس کام کے لیے عالم اسلام میں ایک عمومی اور دائمی حرکت وجنبش کی ضرورت ہے اور یہ حرکت وجنبش مسلمانوں کی زندگی میں اصل اور مستقل ہے۔ سکون وتوقف اور دنیا کا اشتغال عارضی ہے، دین کے لیے اس حرکت وجنبش پر مسلمانوں کی جماعت کی بنیاد رکھی گئی اور یہی ان کے ظہور کی غرض وغایت ہے۔

تبلیغی جماعت کا دعوت کا نظام کار/طریقہ کار

جب مسلمانوں کی جماعتیں نقل وحرکت میں آجائیں تو ان کے کام کا نظام کیا ہوگا اور تربیت کیا ہوگی؟ کس چیز کی اور کتنی چیزوں کی دعوت دی جائے گی؟ اس حوالے سے مولانا الیاسؒ بانی جماعت بیان فرماتے ہیں کہ اصل تبلیغ صرف دو امر کی ہے، باقی اس کی صورت گری اور تشکیل ہے۔ ان دو چیزوں میں ایک مادی ہے اور ایک روحانی۔ مادی سے مراد جوارح سے تعلق رکھنے والی، سو وہ تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو پھیلانے کے لیے ملک بہ ملک اور اقلیم بہ اقلیم جماعتیں بنا کر پھرنے کی سنت کو فروغ دینا اور پائیدار کرنا ہے۔ روحانی سے مراد جذبات کی تبلیغ یعنی حق تعالیٰ کے حکم پر جان دینے کا رواج ڈالنا جس کو اس آیت میں ارشاد فرمایا:

> فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما [۳]

قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں آپ سے یہ لوگ تصفیہ کروائیں پھر آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کر لیں۔

یاایھا الذین آمنوا ادخُلُوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ ؂

اے ایمان والو! پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

مولانا الطاف احمد اعظمی اس حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی ان واضح تعلیمات کے باوجود حیرت ہے کہ بانی تبلیغی جماعت نے اپنی تحریک کو تحریک ایمان کہا۔ مولانا کا یہ کہنا کہ ایمان کی درستی سے اعمال خود بخود درست ہو جائیں گے نظر میں پسندیدہ اور فلاح دارین کا ذریعہ ہیں ورنہ بے خبری میں اقرار ایمان کے باوجود غلط اعمال کا صدور نہ صرف ممکن بلکہ یقینی ہے۔ جب اللہ نے اپنے کلام پاک میں ایمان وعمل میں کوئی تفریق نہیں کی بلکہ دونوں کو اہمیت دی اور ان کا ذکر ایک ساتھ کیا تو پھر کسی مومن کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ ان میں سے کسی ایک کی اہمیت کو بڑھائے اور دوسرے کی اہمیت کو گھٹائے اور اس کے بیان سے پہلو تہی کرے۔ راقم کو خوشی ہے کہ مولانا محمد الیاسؒ کو آخری عمر میں اس فکری خطا کا احساس ہو گیا تھا اور کیوں نہ ہوتا کہ ان کا سینہ نور ایمان سے منور تھا چنانچہ جس تحریک کو ابتداء میں وہ تحریک ایمان کہتے تھے بالآخر وہ تحریک عمل کے نام سے موسوم ہوئی۔ ؂

اس دور میں تبلیغی جماعت انہی قدیم راہوں پر گامزن ہے یعنی ایمان وعمل میں تفریق کی راہ اور یہ پوری جماعت ان چھ نمبروں کے گرد ہی گھومتی ہے۔ یقیناً سب اچھے نکات ہیں لیکن پورے دین کا ایک جزو ہیں کل نہیں۔ دین کا ایک بڑا حصہ ان نکات میں شامل نہیں گویا یہ نمبر زندگی کے کچھ مخصوص گوشوں میں محدود رہنمائی ہی فراہم کر سکتے ہیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔ تبلیغی جماعت کے نزدیک دین نام ہے ایمان، چند عبادات اور بعض مذہبی رسوم کے مجموعہ کا۔ ان کے علاوہ جو اجتماعی امور و مسائل ہیں ان کا دین سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کی دعوت مولانا محمد الیاسؒ کی دعوت سے بالکل مختلف ہے۔ اس جماعت میں خواتین بھی شامل ہیں اور خواتین کا الگ حلقہ ہوتا ہے۔ ان کی الگ تنظیم سازی ہوتی ہے۔ ان کے درس و تبلیغ بھی مختلف مراکز پر ہوتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے حلقہ مستورات سے بھی خواتین دعوت پر تبلیغ

کے سفر پر نکلتی ہیں۔

تنظیم اسلامی/قرآن اکیڈمی

مرکزی انجمن خدام القرآن کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا۔اس ادارے کے بانی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تھے۔ان کی شخصیت نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ یہ''انجمن خدام القرآن'' کا قیام دراصل ان ہی کی کوششوں کی وجہ سے ہوا ہے جیسا کہ اس کے نام سے یہ ظاہر ہے کہ خدمت قرآنی کا ایک دارہ ہے۔اسے عام معنوں میں محض ایک ادارہ سمجھنا درست نہ ہوگا بلکہ حقیقت میں یہ ایک تحریک ہے یعنی''رجوع الی القرآن'' کی ایک تحریک،لوگوں کو قرآن حکیم اور اس کی تعلیمات کی طرف متوجہ کرنے کی تحریک۔

بانی تحریک نے درس قرآن اور خطبات وتقاریر کے ذریعے لوگوں کو اور بالخصوص پڑھے لکھے نوجوانوں کو قرآن حکیم کی تعلیمات اور اس کے حکم ومصارف کی جانب متوجہ کرنا اور اس حوالے سے انہیں نہ صرف ان کی دینی ذمہ داریاں یاد دلانا بلکہ انہیں ذمہ داریوں کی ادائیگی پر آمادہ عمل کرنے کی کوشش کرنا ان کی زندگی کا اہم ترین مقصد ہے۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے 1967ء میں ماہنامہ''میثاق'' میں''اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام'' کے نام سے ایک مبسوط مقالہ تحریر فرمایا تھا جو بعد میں کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔اس مقالے میں نہ صرف احیائے اسلام کے لیے صحیح اور مثبت لائحہ عمل کی نشاندہی کی گئی تھی بلکہ اس کے ذیل میں ایک''قرآن اکیڈمی'' کے قیام کی تجویز میں پیش کی گئی تھی۔ابتداءلاہور میں متعدد مقامات پر''حلقہ ہائے مطالعہ قرآن'' کا آغاز کیا گیا اور ساتھ ہی''دارالاشاعت اسلامیہ'' کے نام سے ایک ذاتی اشاعتی ادارے کی تشکیل کی گئی۔''سلسلہ اشاعت قرآن اکیڈمی'' کے عنوان سے پے در پے کئی کتابچے اس اشاعتی ادارے سے شائع کیے گئے تاکہ اس کام کی اہمیت لوگوں پر واضح ہو۔اس طرح بہت سے باشعور اور متدین افراد کی ذہن سازی ہوئی اور انجمن خدام القرآن لاہور کے نام سے ایک باقاعدہ ادارے کے قیام کا فیصلہ کیا۔

قیام کے اغراض ومقصد

اس انجمن کے قیام کا مقصد منبع ایمان اور سرچشمہ یقین قرآن حکیم کے علم وحکمت کے وسیع پیمانے اور اعلیٰ سطح پر تشہیر واشاعت ہے۔''رجوع الی القرآن'' کا مقصد یہی ہے کہ ایسے حضرات جو بی اے اور ایم اے

تک دینوی تعلیم حاصل کر چکے ہیں انہیں بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لیے ضروری ہوں اور اس کام کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں۔

1۔ مطالعہ قرآن کی عام ترغیب وتبلیغ۔
2۔ علوم قرآنی کی عمومی نشرو اشاعت
3۔ ایسے افراد کی مناسب تعلیم وتربیت جو تعلیم وتعلم قران کو مقصدِ زندگی بنالیں۔

☆ ان مقاصد کے تحت طلبا کو جو کورس کروائے جاتے ہیں ان میں عربی زبان کی تعلیم وترویج پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے تا کہ قواعد عربیہ پر انہیں دسترس حاصل ہو جائے اور انہیں یہ استعداد حاصل ہو جائے کہ وہ قرآن حکیم کی تلاوت کے ساتھ اس کا مفہوم بھی سمجھ سکیں اور قرآن کریم کے منشاو مطلوب سے بھی واقف ہو سکیں۔

☆ تجوید کے بنیادی عقائد سکھا کر انہیں قران کریم درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی مشق کروائی جائے تا کہ تلاوت قرآن کا حق ادا ہو سکے۔

☆ دین کے مکمل اور جامع تصور سے واقفیت کے لیے قرآن حکیم کے ایسے منتخب حصے کو شامل نصاب کیا جائے جس کے مطالعہ سے دین کا صحیح اور جامع تصور واضح ہو اور تعلیم حاصل کرنے والے افراد پر واضح ہو جائے کہ ہمارا دین کیا ہے؟ اس دین کا مطلوب کیا ہے؟ اور ہم کس طرح ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو قران ہم پر عائد کرتا ہے۔

☆ علم حدیث وعلم فقہ کے بنیادی اصولوں سے وقفیت دی جائے تا کہ وہ مصادر اصلیہ سے رجوع کر کے اپنے دینی علوم کے دائرے میں وسعت پیدا کر سکیں۔

☆ طلبا میں اس چیز کی لگن وصلاحیت پیدا کرنا کہ وہ قران حکیم کے پیغام کو اور رجوع الی القرآن کی دعوت کو دوسروں تک پہنچا سکیں تا کہ دعوت وتبلیغ کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا جائے۔[۹]

تنظیم اسلامی شعبہ خواتین:

شعبہ خواتین کے زیر اہتمام بھی دینی وعلمی تربیتی کورسز کروائے جاتے ہیں۔ یہ کورسز خصوصاً موسم گرما کی تعطیلات میں کروائے جاتے ہیں جس میں خواتین کو عربی گرائمر، تجوید، مطالعہ قرآن و مطالعہ حدیث (منتخب حصہ) شامل نصاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے ہفتہ وار اور ماہانہ اجتماعات بھی ہوتے ہیں

جن میں قرآن وحدیث کا درس دیا جاتا ہے۔

انجمن خدام القرآن کا دائرہ کار پاکستان و بیرون پاکستان قائم ہے اور ان کے مختلف شعبہ جات اور شاخیں دوسرے شہروں میں بھی کام کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مرکزی انجمن کی طرف سے ماہنامہ، حکمت قرآن شائع کیا جاتا ہے، جس میں بہت سے علمی و دینی مضامین و مقالات شامل کیے جاتے ہیں اور بہت سے تحقیقی مقالات اس میں شامل ہوتے ہیں۔

جماعت اسلامی:

جماعت اسلامی 26 اگست 1941ء کو قائم ہوئی۔ ہے جماعت اسلامی کے دعوتی نکات کو مختصراً تین نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

1) ہم بندگان خدا کو بالعموم اور جو پہلے سے مسلمان ہیں ان کو بالخصوص اللہ کی بندگی کی دعوت دینا۔

2) جو شخص بھی اسلام قبول کرنے یا اس کو ماننے کا دعویٰ یا اظہار کرے اس کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے منافقت اور تناقض کو خارج کردے اور جب وہ مسلمان ہے یا بنا ہے تو مخلص مسلمان بنے اور اسلام کے رنگ میں رنگ کر یک رنگ ہو جائے۔

3) یہ کہ زندگی کا نظام جو آج باطل پرستوں اور فساق و فجار کی رہنمائی اور قیادت و فرمانروائی میں چل رہا ہے اور معاملاتِ دنیا کے نظام کی زمام کار جو خدا کے باغیوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے، ہم یہ دعوت دیتے ہیں کہ اسے بدلا جائے اور رہنمائی و امامت نظری اور عملی دونوں حیثیتوں سے مؤمنین صالحین کے ہاتھ میں منتقل ہو جائے۔

اگرچہ یہ تینوں نکات بالکل واضح ہیں مگر مدتوں سے غفلت کے شکار افراد اور مسلمانان کے لیے بھی ان تینوں نکات کی وضاحت کرنا ضروری ہے جو کہ جماعت کے اراکین و ممبر افراد اپنی دعوت پیش کرتے وقت کرتے ہیں اور دعوت اسلامی کے نمائندہ لٹریچر میں بھی یہ تمام باتیں مختلف انداز میں بار بار واضح کی جاتی ہیں تاکہ عبودیت الٰہی کی منزل حاصل ہو اور ہم منافقت سے بچتے ہوئے باعمل مسلمان بنیں اور پھر ایسے صالح نظام حکومت کے لیے کوشاں ہوں جس سے خیر و فلاح کے سرچشمے پھوٹیں اور ہدایت و رہنمائی کا فریضہ جو امت مسلمہ کے سپرد ہے اس کا بجا طور پر حق ادا کیا جائے۔ اور یہ دعوت صرف ایمان تک ہی محدود نہ ہو بلکہ عمل بھی اس دعوت کا پرتو ہو اور صرف اسلام کو نظامِ عبادات اور محض چند رسومات تک ہی محدود نہ سمجھ لیا جائے بلکہ

قرآن جو مکمل ضابطہ حیات ہے تو پھر نظام حیات کے ہر ہر پہلو میں قرآن وسنت دونوں سے رہنمائی لی جائے اور دونوں کو بنیاد بنایا جائے۔8

تعلیمی ادارہ جات

- ☆ منصورہ ماڈل گرلز ہائی سکول، ملتان روڈ، لاہور۔
- ☆ منصورہ ماڈل بوائز ہائی سکول، ملتان روڈ، لاہور۔
- ☆ منصورہ ماڈل ڈگری کالج، ملتان روڈ، لاہور۔
- ☆ فلاحی ماڈل ہائی سکول کھڈیاں خاص، ضلع قصور۔
- ☆ شریعت انسٹی ٹیوٹ (ہائی سکول برائے طالبات)، کھڈیاں خاص، ضلع قصور۔
- ☆ سید مودودیؒ انٹرنیشنل اسلامک ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ، وحدت روڈ، لاہور۔

شعبہ خواتین:

اس جماعت کے تحت باقاعدہ شعبہ خواتین بھی قائم ہے اور شعبہ مرد کی طرح ان کی بھی تنظیم سازی کی جاتی ہے اور شواریت سے تمام امور انجام پاتے ہیں۔ شعبہ خواتین کے زیر اہتمام بہت سے مقامات پر دینی تربیت کے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں اور درس قرآن وحدیث کی نشستیں منعقد کی جاتی ہیں تاکہ دعوتی و اصلاحی کام ہر سطح پر پھیلے اور تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے چھپنے والا لٹریچر زیادہ تر مغربی افکار ونظریات کی تردید اور تنقید پر مبنی ہوتا ہے اور اس میں ہر ایسے عصری موضوع کو موضوع تحقیق بنایا جاتا ہے جو اسلامی فکر سے متصادم ہو گویا عصری الحادی تہذیبی افکار ونظریات سے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرنے میں اس جماعت نے اہم کردار ادا کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو مغربیت کا شکار ہونے سے بچایا جائے اور انہیں "رجوع الی القرآن والسنۃ" کی عملی دعوت اور فکر کی طرف گامزن کیا جا سکے۔

رجوع الی القرآن والسنۃ ذیلی تحریکات

اس سلسلے میں پاکستان میں بہت سی ذیلی تحریکات بھی کام کر رہی ہیں اور انہی تحریکات نے آج کے نفسا نفسی کے دور میں بلاشبہ ہزاروں انسانوں کو قرآن فہمی کی طرف متوجہ کیا ہے اور انہیں رہنمائی عطا کی ہے۔ ان تحریکات نے قواعد عربیہ کی تسہیل وتفہیم کے ذریعے اس نظریے کو فروغ دیا ہے کہ قرآن کو سمجھنا ہر ایک کی بساط

میں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ اس کی طرف کوشش کی جائے۔ یہ تحریکات روزانہ چند گھنٹے کی تعلیم و تدریس پر مبنی چند ماہ کے کورسز کرواتی ہیں تاکہ ابتدائی و بنیادی معلومات قرآن و حدیث کے متعلق ہر جدید تعلیم یافتہ فرد کو حاصل ہو جائیں تاکہ جو افراد عصری تعلیم کے حامل ہیں انہیں بھی اسی نظریہ حیات کے متعلق شعور آگاہی حاصل ہو جائے اور ان کی اسلامی تربیت ہو سکے۔ ان تحریکات کی خوبی یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقے کی ایک بڑی تعداد نے ان سے استفادہ کیا ہے اور قرآن فہمی کی فکر کو فروغ حاصل ہوا۔ نیز یہ تحریکات تمام تر سیاسی، گروہی، مذہبی فرقہ بندیوں سے بالاتر ہو کر صرف قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کر رہی ہیں۔ ان مقاصد کے لیے جو تحریکات کام کر رہی ہیں ان میں سے چند اہم کا تعارف مختصراً پیش کیا جا رہا ہے۔

تحریک آؤ قرآن کی طرف

اس تحریک کے سرپرست اور چیئرمین جناب فتح اللہ خان صاحب ہیں۔ اس تحریک نے دعوت دین کا آغاز 1996ء سے شروع کر رکھا ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے تاج محل بینکویٹ ہال، بالمقابل قذافی سٹیڈیم، فیروزپور روڈ، لاہور میں ہفتہ وار درس قرآن منعقد کیا جاتا ہے۔ "تحریک آؤ قرآن کی طرف" تمام تر سیاسی، گروہی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے بالاتر ہو کر صرف قران و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا چاہتی ہے۔ اس تحریک کے تحت ان دروس کی آڈیو، ویڈیو اور مختصر پمفلٹ کے ذریعے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس تحریک کا رسالہ ماہنامہ "تدبر قرآن" باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ اس تحریک کے مقاصد ذیل کے نکات سے واضح ہوتے ہیں:

1۔ لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے روشناس کرنا اور غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنا۔

2۔ ابتدائی سطح پر یعنی محلہ کی سطح پر تنظیمیں منظم کرنا تاکہ لوگ قرآن و سنت کے احکامات سے روشناس ہو کر اپنے گھروں، محلوں اور انفرادی و اجتماعی طور پر حکومت کی مدد کے بغیر جہاں تک ممکن ہو قرآن و سنت کے احکامات پر عمل پیرا ہوں۔

3۔ ایسے ادارے قائم کرنا جہاں لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات دی جائیں تاکہ نماز پڑھی جائے یا قرآن پڑھا جائے تو مطلب خود بخود سمجھ میں آ جائے اور لوگوں کو اللہ کا پیغام بغیر کسی مدد کے پہنچ جائے۔

4۔ ایسے لوگ تیار کرنا جو ملک اور بیرون ملک لوگوں کو قرآنی عربی پڑھائیں، سمجھائیں اور درس قرآن

دیں۔

5۔ ایسے اشخاص تیار کرنا جو بڑے بڑے سرکاری اور غیر سرکاری عہدوں پر فائز لوگوں کو تحریک ''آؤ قرآن کی طرف'' راغب کر سکیں اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیمات سے آگاہ کر سکیں۔

6۔ ایسے ادارے قائم کرنا جہاں اعلیٰ دینی اور دنیوی تعلیم کا انتظام ہو تا کہ بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق اور کردار پر بھی خاص توجہ دی جائے تا کہ حکومت کو بھی ایسے ادارے قائم کرنے کی ترغیب ہو۔

لیکن یہ ساری جدو جہد تمام تر سیاسی، سماجی، گروہی فرقہ بندیوں سے بلند ہو کر صرف اور صرف قرآن و سنت کے نظام کے فروغ کے لیے ہوگی۔ اس تحریک کے مختصر سے تعارف سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ تحریک خالصتاً یہ فکر عام کرنے کا مقصد لے کر اٹھی ہے کہ قرآن وسنت کے پیغام کو عام کیا جائے اور جدید تعلیم یافتہ افراد کو قرآن سے وابستہ کیا جائے تا کہ وہ اپنے معاملات دنیاوی میں احکامات الہیہ کے تابع کر دیں اور ایک صالح معاشرہ وجود میں آئے۔

قرآن انسٹی ٹیوٹ

قرآن فہمی کو عام کرنے کے لیے مارچ 1996ء میں یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ یہ ایک تعلیمی اور رفاہی ادارہ ہے اور اس ادارے کی متعدد شاخیں پورے ملک میں قائم ہیں۔ قرآن فہمی کو عام کرنے کے لیے مختصر دورانیہ کا فہم قرآن کورس اس ادارے نے ترتیب دیا ہے۔ اس کورس کی مدت چار ماہ ہے یعنی روزانہ ایک گھنٹہ۔ اس مختصر مدت کے کورس سے ہزاروں کی تعداد میں افراد اکتساب فیض کر چکے ہیں اور اپنی معاشرتی زندگی کو بہت حد تک اسلامی اصول وضوابط کا پابند کر چکے ہیں۔ اس کورس کی خاص بات یہ ہے کہ عربی قواعد کو جو کہ بہت سے مشکل لگتے ہیں ان کی تسہیل نہایت آسان انداز میں کی جاتی ہے۔ خصوصاً مدرس کا طریقہ انداز عام فہم ہوتا ہے کہ عام تعلیم یافتہ فرد بھی با آسانی عربی گرامر کے رموز واوقاف سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طریقہ تدریس ونصاب کو اولین طور پر جناب عطاء الرحمٰن ثاقب شہید نے متعارف کروایا۔ آپ عربی گرامر، لغت کے مختلف اسباق کو جس طرح موضوع سخن بناتے کہ عام فہم انداز تدریس عربی قواعد کی گتھیاں نہایت آسانی سے سلجھ جاتیں وہ آپ ہی کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ ابتداءً یہ کلاسز صرف مردوں کے لیے مختص تھیں مگر بعد ازاں خواتین کی کلاسز کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے اغراض ومقاصد کچھ اس طرح سے ہیں:

1۔ فہم قرآن وحدیث: عربی زبان فہم قرآن وحدیث کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید اور حدیث کو سمجھے بغیر صالح معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کو براہ راست سمجھنے کی استعداد بیان کی جائے اور یہی بنیادی ہدف ''قرآن انسٹی ٹیوٹ'' کا ہے۔

2۔ عمل بالقرآن والسنۃ: زندگی کے ہر شعبے میں قرآن مجید کی تعلیمات اور اس کی عملی تفسیر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت ورہنمائی حاصل کر کے اس پر عمل کی روح پیدا کرنا اس ادارے کا اولین مقصد ہے۔ اس ذمہ داری کا احساس دلانا بھی انسٹی ٹیوٹ کے اغراض ومقاصد میں شامل ہے۔

3۔ ناظرہ قرآن مع ترجمہ تجوید: قران مجید کی قرأت اور اس کے درست تلفظ میں دقت محسوس کرنے والے، نیز قران مجید نہ پڑھے ہوئے حضرات کے لیے ناظرہ قرآن یا تجوید کا اہتمام کرنا۔

4۔ دعوت الی القرآن والسنۃ: حقیقی فلاح وبہبود اور صحیح ترقی ومعاشرتی خوش حالی چونکہ قرآن مجید پر عمل اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کیے بغیر ناممکن ہے اس لیے پاکستان کے سترہ کروڑ عوام تک اس پیغام کو پہنچانا، فہم قرآن وحدیث کی دعوت پیش کرنا اور اس مقصد کی خاطر تمام تر وسائل کو بروئے کار لانا بھی ادارۂ ہذا کے مقاصد میں شامل ہے۔

اسی دعوت کو عام کرنے کے لیے اس ادارے سے فیض یافتہ بہت سے افراد نے لاہور اور بیرون لاہور بہت سے مقامات پر کلاسز شروع کی تاکہ یہ فکر زیادہ سے زیادہ فروغ دی جائے۔

فہم قرآن انسٹی ٹیوٹ

اس ادارہ کے بانی محترم عطاء الرحمٰن ثاقب شہید ہیں۔ یہ ادارہ قرآن انسٹی ٹیوٹ سے الگ ہو کر قائم کیا گیا تھا۔ عطاء الرحمٰن ثاقب شہید نے لاہور میں منفرد انداز میں قرآن کا فہم عام کرنے کے لیے یہ تحریک شروع کی۔ اس کام کو پھیلاتے ہوئے انہوں نے ابتدائی گرائمر کی روشنی میں ترجمہ قرآن کی کلاسیں شروع کیں جس میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی شرکت وشمولیت ان کی کامیابی کی بین دلیل ہے۔ اب تک ہزاروں کی تعداد میں افراد اس پلیٹ فارم سے استفادہ کر چکے ہیں اور مرکزی کلاسز کے علاوہ لاہور اور بیرون شہر بہت سے افراد اس کام کو مزید پھیلا رہے ہیں اور اسی فکر کو عام کر رہے ہیں۔ فہم قرآن انسٹی ٹیوٹ کا اپنا نمائندہ پرچہ ''فہم قرآن'' بھی باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے جس میں قسط وار عربی گرائمر کے لیکچرز چھاپے جاتے ہیں اور دیگر اسلامی موضوعات پر بھی بہت سے مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ یہ ادارہ بھی انہی مقاصد و

اہداف کے لیے کام کر رہا ہے جو قرآن انسٹی ٹیوٹ کے تھے۔

تبصرہ:

پاکستان میں کام کرنے والی ان تمام بڑی دعوتی وتبلیغی جماعتوں کے مختصر اجائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بلاشبہ یہ تمام جماعتیں جس مقصد کو لے کر اٹھی ہیں وہ "رجوع الی القرآن والسنۃ" ہی ہے۔ اگرچہ تمام جماعتوں کا اس نکتے پر اتفاق ہے، تاہم کسی ایک کا دستور یا اسلوب عمل دین کی تمام جہتوں پر یکساں طور پر توجہ مرکوز رکھنے میں کامیاب معلوم نہیں ہوتا۔ ان تمام تنظیموں کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے اسی طرح اور بھی بہت سے افراد اور ادارے اپنی علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ جماعتیں عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں اور اپنے فروعی اختلافات کو مٹا کر مغربی تہذیب وافکار کی خامیاں اجاگر کریں اور اس استشراقی تشکیک کے سدباب کے لیے کسی مشترکہ پلیٹ فارم سے جدوجہد کریں تاکہ مغرب نے جو باقاعدہ منظم تحریک اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف استشراق کے نام سے شروع کر رکھی ہے اس تحریک کا مقابلہ بھی ایک دینی ونظریاتی اور اسلامی تہذیبی وفکری پلیٹ فارم سے کیا جائے تاکہ اس تشکیک اور الحادی نظریات کے جو اثرات پاکستان پر ہو رہے ہیں ان سے ہم اپنا تحفظ کر سکیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ النحل، ۱۶: ۱۲۵

۲۔ ندوی، ابوالحسن، حضرت مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت، کراچی، مجلس نشریات اسلام، س۔ن، ص: ۳۳۵-۳۳۶

۳۔ النساء، ۴: ۶۵   ۴۔ البقرۃ ۲: ۲۰۸

۵۔ اعظمی، الطاف احمد، احیائے ملت اور دینی جماعتیں، لاہور، اندٹ کیر ۲۰۰۲ء، ص: ۲۶۵

۶۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: تعارف تنظیم اسلامی، لاہور، مکتبہ خدام القرآن؛ تنظیم اسلامی کی دعوت، لاہور، مکتبہ انجمن خدام القرآن

۷۔ اسعد گیلانی، سید، تاریخ جماعت اسلامی، لاہور، المنار بک سینٹر ۱۹۸۲ء، ص: ۴۷

۸۔ مودودیؒ، ابوالاعلیٰ، سید، دعوت دین اور اس کا طریق کار، اسلامی پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۱ء، ص ۷-۱۷

☆☆☆☆☆